فضائل سیدنا صدیق اکبر

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن
حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام:
الحاج محمد احمد قادری اویسی آف کراچی

ناشر

ادارہ تالیفات اویسیہ
[illegible]
0321-8820890
0300-8830592

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل وکمالات پڑھنا سننا ایمان کی رونق کو بڑھاتا ہے لیکن افسوس کہ شیعہ آپ کے کمالات و فضائل کے بجائے تنقیص کے درپے رہتے ہیں۔فقیر نے چاہا کہ آپ کے فضائل وکمالات کتبِ شیعہ سے لکھوں ممکن ہے کسی کی قسمت بیدار ہو تو اگر کمالات وفضائل کا اعتراف نہ بھی کریں لیکن تنقیص سے بچیں یہ بھی اس کیلئے غنیمت ہے۔ کتبِ شیعہ سے پہلے اہلسنّت کی کتب سے کمالات وفضائل عرض کرتا ہوں تا کہ اہلسنّت کے قلوب منور ہوں۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔پاکستان

۱۷ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ

فضائل صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ از احادیث اہلسنّت

اگرچہ اہلسنّت کی کتب سے حوالوں کی ضرورت نہیں کیونکہ سنّی دل وجان سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ قربان ہے۔لیکن ۔

ذکرہ کالمسك اذا کررتہ یتضوع

ان کا ذکر مشک وعنبر کی طرح ہے۔

اسے جتنی بار دُہرایا جائے خوشبو مہکے گی۔ بنا بریں چند روایات عرض کرنا سعادت سمجھتا ہوں۔ یہ وہ روایات ہیں جن میں شانِ صدیقیت کا اظہار ہوتا ہے لیکن ان سے صرف فضیلت کا اظہار مطلوب ہے۔ افضیلت کا نہیں کیونکہ فضیلت (خود اچھا ہونے) اور افضلیت (دوسروں سے اچھا ہونے) میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ فضیلت میں ضعیف حدیثیں بالاتفاق قبول ہوتی ہیں۔

☆ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس رات ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پیدا ہوئے اللہ نے جنت پر تجلّی فرمائی اور فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے اے جنت تجھ میں وہی شخص داخل ہوگا جو اس نومولود سے محبت رکھے گا۔ (نزہۃ المجالس، ص ۱۹۳)

☆ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت میں سب سے اچھے حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور حضرت صدیق دنیا وآخرت میں میرے رفیق خاص ہیں۔

☆ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصحاب میں سے ہر نبی کا مخصوص ساتھی ہوتا ہے، میرے مخصوص ساتھی ابوبکر ہیں۔ (رواہ الطبرانی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا وہ بہشت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ جو نمازی ہوگا وہ باب الصلوٰۃ سے داخل ہوگا اور مجاہد باب الجہاد سے داخل ہوگا۔ اور روزہ دار باب الریان سے داخل ہوگا۔ جو خیرات دے وہ باب الصدقہ سے داخل ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کوئی ایسا شخص ہوگا جو تمام دروازوں سے داخل ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ ان میں سے ہوں گے۔ (رواہ الشیخان)

قاعدہ...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں امید کا اظہار فرمائیں وہاں یقینی امر مراد ہوتا ہے۔

☆ ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے ساتھ احسان اور خدمت کی ہے میں نے سب کی مکافات کی لیکن ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مکافات میں پوری نہ کرسکا۔ (رواہ الترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جتنا مجھے ابوبکر کے مال سے نفع ہوا اتنا کسی کے مال سے نہیں ہوا۔ (رواہ الترمذی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں آمد و رفت کی تمام کھڑکیاں بند کردی جائیں سوائے ابوبکر کی کھڑی کے کیونکہ میں اس پر نور دیکھتا ہوں۔

☆ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب ہو کر فرمایا: انت صاحبی فی الغار تو میرا غار کا ساتھی ہے وصاحبی علی الحوض اور تو حوض کوثر پر بھی میرا رفیق ہوگا۔ (رواہ الترمذی)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ہر اُمتی پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت واجب ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں زیادہ مجھ پر عطا کنندہ صحبت و مال میں حضرت ابوبکر ؓ ہیں۔ (مشکوٰۃ)

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی تو سلام پھیر کر پوچھنے لگے ابوبکر کہاں ہیں؟ ابوبکر نے عرض کی میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے میرے ساتھ اس نماز کی پہلی رکعت پائی ہے۔ عرض کی میں آپ کے ساتھ پہلی صف میں تھا، مجھے طہارت میں شک گزرا اس لئے وضو کیلئے مسجد سے باہر نکلا کہ غیب سے آواز آئی لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اسی آواز کے ساتھ ایک سونے کا برتن پانی کا بھرا ہوا میرے سامنے موجود تھا۔ پانی صاف اور نہایت شفاف اور خوشبودار تھا اس پر رومال پڑا ہوا تھا، رومال پر لکھا ہوا تھا 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وابوبکر ن الصدیق' میں نے رومال اُٹھایا پانی سے وضو کیا اور اسی نماز کی پہلی رکعت میں پھر شامل ہوگیا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلی رکعت کی قرأت سے فارغ ہوا تھا اور چاہا کہ رکوع میں جاؤں لیکن جھک نہ سکا، یہاں تک کہ ابوبکر تو نے پہلی رکعت پالی اور وہ آواز دینے والا جبرائیل (علیہ السلام) تھا۔ (نزہۃ المجالس، ج ا ص ۱۹۳)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض زیادہ ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کو کہو وہ نماز پڑھائیں۔ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ رقیق القلب ہیں وہ آپ کی جگہ اپنے آپ کو دیکھیں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کو دوبارہ لوٹایا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو حکم دو کہ وہ نماز پڑھائیں، تم یوسف (علیہ السلام) کی صواحب میں سے ہو۔ تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ ابن زمعہ کی حدیث میں ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ حکم دیا تھا اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غائب تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے تاکہ نماز پڑھائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نہیں سوائے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے باقیوں کیلئے اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں نے انکار کیا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔

☆ بخاری شریف میں ہے کہ سوموار کے روز فجر کی نماز کی امامت حضرت صدیق (رضی اللہ تعالی عنہ) فرمارہے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دیکھا حجرہ سے نماز کے صفوف کو۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے خیال فرمایا کہ شاید حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لارہے ہیں تو پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ تم نماز کو تمام کرو۔ پھر حجرہ میں داخل ہوگئے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں سوائے ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔

فائدہ...... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے سترہ نمازیں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پڑھائیں ہیں۔ ایک نماز حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے پڑھی۔

☆ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا کہ اللہ تعالی نے جملہ ارواح میں سے حضرت ابوبکر کی روح مبارک کو چُن لیا، بہشت سے ان کا جسم بنایا پھر صدیق کیلئے سفید موتی اور سونے چاندی سے محل تیار کیا۔ اس کے بعد خدا تعالی نے قسم یاد فرمائی کہ ابوبکر کی کسی نیکی کو ضائع نہیں کیا جائے گا اور اس سے کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی اور میں ضامن ہوں جیسے اللہ تعالی نے ضمانت دی کہ میرے مزار میں اور میری خاص دوستی میں اور میری اُمت میں میرے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا مگر ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالی عنہ)۔ اسی کی خلافت بلا فصل کے جھنڈے کو میں نے عرشِ مُعلّٰی پر گاڑ دیا۔ جبرائیل، میکائیل اور آسمان کے فرشتوں نے تابعداری کی۔ اللہ تعالی نے فرشتوں سے رضائے خلافتِ صدیقی کا اعلان فرمایا۔ پھر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسے قبول نہیں کریگا وہ میرا نہیں ہے اور نہ میں اس کا ہوں۔ (الحدیث، الخطیب، ص ۱۸۳)

میرے عزیز دوستو! خدا اور رسول کے حکموں کے آگے سر جھکا کر غلط اور ناجائز اور من گھڑت فرضی باتوں سے پرہیز کرو اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہر غلام سے محبت کرو۔ اسی لئے آپ نے فرمایا، ابوبکر وعمر کی محبت میری سنت ہے۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی چیز کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ پھر واپس آنا۔ تو اس نے عرض کیا اگر میں آؤں اور آپ تشریف فرما نہ ہوں تو۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس چلی آنا کیونکہ وہ میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہوئے دیکھا، اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ کیا اور معانقہ بھی کیا اور ان کے رُخِ پاک پر بوسہ بھی دیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ نے بھی بوسہ ان کو دیا ہے۔ مزید حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا ابوالحسن، صدیق کا مرتبہ میرے نزدیک اس طرح ہے جس طرح میرا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے۔

☆ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس آدمی سے مطلع نہ کروں جو سب سے زیادہ اچھا اور سب سے زیادہ افضل ہے اور اس کی شفاعت نبیوں جیسی شفاعت ہے، یہاں تک حضرت صدیق ظاہر ہوئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تکریم فرمائی اور بوسہ دیا۔

☆ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا، اگر میں ربّ کے سوا کسی اور کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شب میری گود میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سرِ اقدس تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی شخص کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہوں گی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت ابوبکر کی کتنی نیکیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی تمام نیکیاں (حضرت) صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ایک نیکی کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے آزاد فرمایا۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام داخل ہوئے اور مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت داخل ہوگی۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری امت میں سے پہلے شخص ہوگے جو داخل ہوگے۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص ۵۴۹)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ تو غار میں میرا مصاحب رہا اور حوضِ کوثر پر بھی ساتھ رہے گا۔ (ترمذی)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب تھے اس لئے وہ ہمارے سردار اور نیک ہیں۔ (رواہ الترمذی)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین سے سب سے پہلے میں نکلوں گا، پھر ابوبکر پھر عمر پھر اہلِ بقیع کا حشر میرے ساتھ ہوگا پھر اہلِ مکہ کا میں انتظار کرونگا حتیٰ کہ دونوں حرمین کیساتھ حشر ہوگا۔ (رضی اللہ عنہم)

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

تاریخ الصدیق، ص ۸۳۰ میں تحریر ہے کہ کسی نے ہر دو خلفائے اوّل کی نسبت پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ہر دو اصحاب کا رتبہ وہی تھا جو اس وقت بھی ہے۔

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

☆ ایک شخص نے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا چاندی کا قبضہ تلوار میں ڈالنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا جائز ہے کیونکہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ڈالی تھی۔ اس نے کہا کہ آپ ان کو صدیق فرمارہے ہیں؟ آپ غصہ میں آگئے اور تین بار فرمایا کہ ہاں وہ صدیق ہیں۔ ہاں وہ صدیق ہیں۔ ہاں وہ صدیق ہیں۔ جو شخص ان کو صدیق نہ کہے دین و دنیا میں خدا اس کو سچا نہ کریگا۔

☆ حضرت عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم پر والی ہوئے اس شان سے کہ مخلوق الٰہی میں سب سے بہتر تھے۔ ہم پر زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ خوش۔ (حاکم)

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

☆ آپ نے فرمایا کہ میں نے اہل بیت میں سے نہیں دیکھا جو اِن ہر دو حضرت صدیق و حضرت فاروق رضی اللہ عنہم سے محبت نہ رکھتا ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر دو عادل امام تھے۔ ہم ان کو دوست رکھتے ہیں۔

☆ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل بیت میں سے کسی کو ایسا نہ پایا جس کو ان دونوں حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت نہ ہو۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کو دنیا کے سارے دینداروں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان کا پلّہ بھاری رہے گا۔

☆ روایت میں ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا گیا۔ اس ذکر کو سن کر آپ رو پڑے اور کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن اور ایک رات میں جو عمل کیا، کاش! اس دن اور رات کے اعمال کے برابر عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے۔

فائدہ...... ایک دن ایک ات کے اعمال سے مراد غارِ ثور میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ارتداد کے زمانہ میں احکام الٰہی پر استقامت تھی۔ حضرت زبیر ابن عوام کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے زیادہ مستحق خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانتے ہیں۔ (حاکم)

خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے خلافت غصب کی گئی تھی اور سیّدنا حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کو غاصب ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ شیعوں کا بہتان ہے ورنہ ان کی خلافت کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تسلیم کیا تھا تبھی تو دینی اُمور میں ان کا ساتھ دیا۔ اگر انہیں ان کی خلافت منظور نہ ہوتی تو شیر خدا ہو کر خاموش نہ رہتے اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر تو خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہر ثبت فرمائی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں حضرت صدیق اکبر نے سترہ دفعہ امامت فرمائی۔ حقیقت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمت پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام مقرر فرما کر غیر سیّد امام کا عقدہ حل فرما دیا۔ ورنہ بغیر سیّد کے امامت کسی پر جائز نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پردہ نشینی کے بعد ملک اور بیرونِ ملک میں ارتداد پھیل چکا تھا اور نبوت کے دعویدار مندرجہ ذیل ہوئے۔

(۱) اسود عنسی یمن میں (۱) طلحہ بن خویلد بنی اسد میں (۳) مسلیمہ یمامہ میں (٤) سجاح بنت حارث عرب میں۔

چنانچہ بنی طے اور بنی اسد کی نبوت پر اتفاق بھی کرلیا تھا۔ تاریخ الصدیق، ص۲۸۰ میں تحریر ہے۔ ادھر مدینہ شریف میں منافقین نے انصار کو خلافت پر برانگیختہ کیا۔ سعد بن عبیدہ کو جو کہ بنی خزرج کا سردار تھا انصار نے بیعت کے لئے نامزد کرلیا۔ دوسری طرف یہود و نصاریٰ اسلام کے مخالف ہو رہے تھے۔

دریں اثناء صحابہ کرام تجہیز و تکفین کی فکر کر رہے تھے کہ یہ خبر پہنچی کہ انصار ثقیفہ بنی سعدہ میں اس غرض سے جمع ہو رہے ہیں کہ کسی کو خلیفہ مقرر کرلیا جائے۔ اس وجہ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم وہاں پہنچے۔ اگر بہ وقت نہ پہنچتے تو مذکورہ بالا ہنگامے کے علاوہ مہاجر اور انصار میں تلوار چل جانے کا خطرہ موجود تھا۔ بنابریں امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عظیم تفرقہ پیدا ہو جاتا، جس کی اصلاح غیر ممکن اور دشوار ہوتی۔ صاحبین جب وہاں پہنچے تو سعد بن عبیدہ خلافت کے متعلق تقریر کر کے تشریف فرما ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانے پر آپ بیٹھ گئے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے تقریر فرمائی اور خلافت کیلئے حضرت عمر اور حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کا اسم گرامی پیش یا جس پر دونوں حضرات نے دفعۃً یک زبان ہو کر ارشاد فرمایا، آپ ہم سے افضل ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رفیق کار بھی ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت کرائی۔ بایں وجہ ہمارے لئے یہ واجب نہیں کہ آپ کی موجودگی میں خلافت کے متولی بنیں۔ دستِ مبارک کو دراز فرمائیں تاکہ ہم بیعت کرلیں۔ سب سے پہلے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بشیر بن سعد اور ابوعبیدہ پھر تمام صحابہ نے باالتفاق بیعت کرلی۔ (تاریخ خلفائے راشدین، ص۳۱۳)

بیعت علی به ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی تھی صرف تاریخ میں اختلاف ہے تین اقوال منقول ہیں:۔

۱...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی نے آ کر اطلاع دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کیلئے بیعت لے رہے ہیں۔ یہ سن کر کھڑے ہوئے صرف قمیص پہنتے ہوئے چلے گئے اور چادر تک نہ اوڑھی۔ اس لئے کہ کہیں بیعت میں تاخیر نہ ہو جائے۔ بیعت کر کے وہیں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد گھر سے کپڑے منگوائے۔ ان کو زیب تن کر کے مجلس بیعت میں دیر تک تشریف فرما ہوئے۔

۲...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کیوں کر لی؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات اچانک نہیں ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری کے ایام میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ حاضر ہوا کرتے تھے اور نماز کی اجازت طلب کیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کام کیلئے مجھ کو منتخب نہیں فرمایا۔ اس لئے کہ آپ میری حیثیت اور شان سے بھی واقف تھے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وفات پا گئے تو لوگوں نے اپنی دنیا کیلئے اس شخص کو منتخب فرمایا جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے دین کیلئے پسند فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت فرمالی۔

۳...... ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ خلافت قریش کے ایک چھوٹے سے قبیلے میں چلی گئی۔ اگر تم چاہو تو میں گھوڑوں اور آدمیوں سے شہر مدینہ کو بھر دوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابوسفیان! تم نے اسلام قبول کر لیا ہے تو اب اسلام اور مسلمانوں کو اس قسم کے اختلاف سے نقصان نہ پہنچاؤ۔ ہم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کا مستحق خیال کرتے ہیں۔

فائدہ...... مذکورہ بالا روایات سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیعت کر لینا ثابت ہے۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عام بیعت کے وقت بیعت فرمالی تھی۔

وفات شریف

۱۳ھ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غسل فرمایا۔ چونکہ ہوا سرد تھی اس لئے بخار ہوگیا۔ آپ بحالتِ بخار مسجد میں تشریف لائے۔ مگر پندرہ دن کے بعد ہمت نہ رہی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام مقرر فرمایا۔ لوگوں نے اگرچہ طبیب کے متعلق عرض کیا لیکن آپ نے فرمایا کہ طبیب دیکھ چکا ہے۔ لوگوں نے پوچھا اس نے کیا کہا تو آپ نے فرمایا کہ اس نے کہا کہ فعال الما یرید۔ اس کا مطلب عوام کی سمجھ میں آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی حالت جب نازک ہوئی تو خلافت کے متعلق گفتگو ہوئی تو آپ نے اکابر صحابہ کے مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ مزید فرمایا کہ میں نے یہ انتخاب نیک نیتی سے کیا ہے۔ کسی قرابت والوں کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا۔ چنانچہ لوگوں نے سمعنا واطعنا کہہ کر خلیفہ ثانی کو تسلیم کر لیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدیۂ عقیدت

جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ وہاں انصار اور مہاجرین کا ہجوم تھا۔ آپ نے تقریر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ سمع و بصر تھے۔ تم نے اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سچا جانا جب تمام لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلاتے تھے۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کا نام وحی میں صدیق رکھا، کما قال اللہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق و صدق یعنی سچ لانے والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اور تصدیق کرنے والے آپ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہاری وفات سے بڑھ کر مسلمانوں پر کبھی کوئی مصیبت نہیں پڑے گی۔ (الریاض النضرہ)

۲۲ جمادی الآخرہ کو اوّل عشاء و مغرب کے مابین پورے ۶۳ سال کی عمر میں ۲ برس ۳ ماہ اور ۱۱ دن تختِ خلافت پر متمکن رہ کر واصل بحق ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ مزید روایت میں آیا کہ آپ کا سرِ اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شانہ مبارک کے برابر مدینہ طیبہ در روضۂ اقدس ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

فضائل صدیق از قرآن مجید

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین
والصدیقین والشھدآء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ط (پ۵۔ع۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے بعد صدیقین کا درجہ رکھا ہے پھر شہداء کا پھر صالحین کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل صدیقین ہیں اور صدیقین سے مراد یہاں افاضل، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جیسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۱۵)

فیصلہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بزبان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ محمد بن حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ رُتبہ والا کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد؟ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور میں نے بے خوف کہا کہ اس کے بعد حضرت عثمان کا نام نہ کہہ دیں، پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد پھر آپ کا درجہ ہے تو فرمایا کہ میں مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (رواہ البخاری۔ مشکوۃ ص ۵۵۵)

سبحان اللہ! حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کیا خوب فیصلہ فرمایا ہے بے شک مطابق قرآن وحدیث کے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا یہ فرمان سن کر کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ اس کے خلاف عقیدہ رکھے۔ جو حضرات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فرمان کو پس پشت ڈال کر اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں وہ اس حدیث پر غور کریں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی قوم کو یہ لائق نہیں کہ جس قوم میں ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں ان کی امامت ابوبکر کا غیر کرے۔ (مشکوۃ شریف ص ۵۵۵، رواہ الترمذی وقال ہٰذا حدیث غریب)

اقوالِ اسلاف رحمہم اللہ

☆ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ (ترجمہ) اس میں دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر افضل ہیں اور آپ کی خلافت کے ابو بکر زیادہ لائق ہیں۔ (مرقات، ج۲ص۹۶)

☆ یہی علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں سترہ نمازیں پڑھائیں فلہٰذا خلافت کے بھی آپ زیادہ حقدار ہیں۔

☆ امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ (قسطلانی، شرح بخاری، ج۷ص۱۱۹)

☆ امام نووی شارح مسلم شریف، جلد۲ ص۲۷۲ میں فرماتے ہیں (ترجمہ) یعنی اہلسنّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ کرام میں سب سے زیادہ افضل حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

☆ تفہیماتِ الٰہیہ، جلد ثانی ص۲۷۱ مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ: (ترجمہ) یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت مین سب سے زیادہ افضل ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فضیلتِ شیخین پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے قرة العينين في تفضيل الشيخين اور دوسری ازالة الخفاء بھی قابل دید ہے۔

☆ مکتوبات امام ربانی، جلد اوّل ص۳۲۹ میں ہے: اما فضیلت شیخین با جماع صحابہ وتابعین ثابت شدہ است چنانچہ نقل کردہ انداز را جماعت از اکابر آئمہ یکے از ایشاں امام شافعی است ...... یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی فضیلت پر اجماع صحابہ ہے اور اکابر امت کا اس بات پر اتفاق ہے جس میں امام شافعی رحمۃ اللہ بھی شامل ہیں۔

☆ جواہر البحار، جلد اوّل ص۳۷۲ مطبوعہ مصر میں علامہ یوسف نبہانی فرماتے ہیں: (ترجمہ) حضرت ابو بکر کی افضلیت حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی پر ہے اور پھر حضرت عمر کی فضیلت حضرت عثمان اور حضرت علی پر ہے۔ اس پر اجماع اہلسنّت ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں اور اجماع یقین کا فائدہ دیتا ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ الامام سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد چہارم، ص۱۲۲ مطبوعہ مصر میں ہے: (ترجمہ) تحقیق بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ افضل حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

فضائل صدیق از کتب شیعه

شیعہ مذہب کی معتبر کتاب احتجاج طبری مطبوعہ نجف اشرف ص ۸۳ پر ہے، معراج کی رات حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عرش پر کلمہ شریف کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لکھا ہوا دیکھا۔

فائدہ...... اس سے معلوم ہوا کہ اصل کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور شیعوں نے اس کلمہ کے بعد جو الفاظ تراشے ہیں وہ کلمہ میں داخل نہیں بلکہ ان کی اپنی ایجاد ہے۔ جہاں بھی کلمہ شریف لکھا ہوا ہے صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس سے آگے علی ولی اللہ وغیرہ الفاظ کلمہ شریف میں داخل نہیں ہیں۔ صرف من گھڑت باتیں ہیں۔ چنانچہ حیوۃ القلوب، ج ا ص ۳۱ مطبوعہ طہران میں ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں: وبسند معتبر از حضرت امام رضا منقولست کہ نقش نگین انگشتر حضرت آدم (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) بود کہ با خود از بہشت آوردہ بود...... یعنی سند معتبر کے ساتھ امام رضا سے منقول ہے کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے باہر آئے تو ان کے پاس انگوٹھی تھی جس پر صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

اس روایتِ شیعہ سے بھی معلوم ہوا کہ کلمہ صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اگر اس سے کچھ زائد الفاظ ہوتے تو حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر ضرور تحریر ہوتے، چونکہ زائد الفاظ نہیں لہذا یہی کلمہ شریف مکمل ہے۔

امامتِ نماز

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس قوم میں ابوبکر ہوں ان کا امام ابوبکر کے سوا اور کوئی نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی)

اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت الصلوٰۃ کی روایات صرف ہماری کتب میں نہیں بلکہ کتب شیعہ میں بھی ہیں چنانچہ مروی ہے کہ جب مرض بڑھ گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ اس کے بعد انہوں نے دو دن نماز پڑھائی۔ (احتجاج طبرسی ص ۶۰ وغزوات حیدری ص ۶۲۷ ضمیمہ ترجمہ مقبول ص ۴۱۵)

فائدہ...... صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت نہ صرف ہم نے مانی ہے بلکہ ابوالائمہ کشف الغمہ سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی زندگی میں نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں۔ چنانچہ درۂ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ ص ۲۲۵ وغیرہ میں اسی طرح ہے۔ الخرائج والجرائح ص ۲۳ مطبوعہ بمبئی اور احتجاج طبرسی ص ۶۰ مطبوعہ نجف شریف میں ہے: (ترجمہ) پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور نماز کی تیاری کی اور مسجد میں آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کرتے ہیں، اس سے اشارہ کہو یا تصریح اس سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافتِ بلافصل کا ثبوت ملتا ہے جس سے موجودہ دور کے غالی متعصب شیعوں کو انکار ہے لیکن متقدمین شیعہ کے اسلاف اسے مانتے ہیں۔

تاریخ طبری میں ہے کہ (ترجمہ) یعنی زمانۂ نبوت میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دن نماز پڑھائی۔

حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس مرض میں وصال فرمایا اسی مرض میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ کھڑے ہو کر تین دن متواتر نمازیں پڑھائیں۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصلوٰۃ بنایا تو اس سے واضح ہوگیا نبوت کے بعد صدیق کا مرتبہ ہے، وہی نبوت کے بعد امامتِ صغریٰ کا وارث ہے اور وہی امامت کبریٰ (خلافت) کا۔

فروع کافی جلد دوم ص ۴۴ میں ایک طویل حدیث مرویہ جناب صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج ہے جس میں صدقہ کے متعلق ذکر ہے کہ کل مال صدقہ نہیں کر دینا چاہئے تا کہ خود ملوم و محسور نہ بن جائے۔ آگے لکھا ہے: هذه احاديث رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصدقها الكتب۔

والكتاب يصدقه اهله من المؤمنين ط وقال ابو بكر رضى الله تعالىٰ عنه عند موته حيث قيل له اوص فقال اوصى بالخمس وقد جعل الله له الثلث عند موته ولو علم ان الثلث خير له اوصى به ثم من علمتم بعده فى فضله و زهده سلمان رضى الله تعالىٰ عنه و ابو ذر رحمة الله فاما سلمان فكان اذا اخذا عطاه رفع منه قوته لسنة حتى يحضر عطاء ه من قابل فقيل له يا ابا عبد الله انت فى زهدك تضنع هذا وانت لا تدرى لعلك تموت اليوم فكان جوابه ان قال مالكم لا ترجون لى البقآء كما خفتم على الغنآء اما علمتم يا جهلة ان النفس قد تلتاث علىٰ صاحبها اذا لم يكن من العيش ما تعقد عليه واذا من احرزت معيشتها اطمانت واما ابو ذر رضى الله تعالىٰ عنه فكان له لزيفات و شويهات يحلبها ويذبح منها اذا اشتهىٰ اهله اللحم اونزل به ضيف او راى اهله الذى معه خصاصة يجزهما لجرورا ومن الشياه علىٰ قدر ما يذهب عنهم يقوم اللحم ويا خذهو نصيب واحد منهم لا يتفضل عليهم ومن ازهد من هولاء وقد قال فيهم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما قال۔

(ترجمہ) یہ احادیث رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی تصدیق کتاب اللہ کرتی ہے اور کتاب اللہ کی تصدیق (اپنے عمل سے) مومنین کرتے ہیں۔ جو کتاب اللہ سمجھنے کے اہل ہوں۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وفات جب ان کو وصیت کیلئے کہا گیا۔ فرمایا کہ میں پانچویں حصہ مال کی وصیت کرتا ہوں۔ چنانچہ پانچویں حصہ کی وصیت کی حالانکہ خدا نے تیسرے حصہ کی اسے اجازت دی ہوئی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ تیسرے حصہ کی وصیت میں زیادہ ثواب ہے تو ایسا ہی کرتا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرے درجہ پر فضل و زہد میں تم سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھتے ہو۔ پس سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی عطیہ دیتا۔ پورے سال کی خوراک ذخیرہ کر لیتا۔ حتیٰ کہ سال آئندہ کو پھر عطیہ حاصل ہو۔ لوگوں نے کہا آپ باوجود زہد ہونے کے ایسا کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ آج ہی فوت ہو جائیں۔ جواب دیا، تمہیں میرے زندہ رہنے کی اُمید نہیں ہے؟ جیسا کہ میرے مرجانے کا اندیشہ ہے۔ اے جاہلو تمہیں معلوم ہے کہ نفس اپنے صاحب پر سرکشی کرتا ہے۔ جب تک کہ اسے قصد معیشت نہ مل جائے۔ جس پر اُسے بھروسہ ہو اور جب وہ اپنی معیشت فراہم کر لے۔ مطمئن ہو جاتا ہے اور ابو ذر کے پاس اونٹنیاں اور بکریاں رہتی تھیں۔

جو دودھ دیتی تھیں اور جب ان کے عیال کو گوشت کی حاجت ہوتی یا کوئی مہمان آجاتا یا اپنے متعلقین کو بھوکا دیکھتے۔ ان میں سے اونٹ یا بکری ذبح کر لیتے اور سب میں تقسیم کر دیتے اور اپنے لئے ایک آدمی کی خوراک رکھ لیتے جو دوسروں سے زائد نہ ہو۔ تم جانتے ہو کہ ان تین مقدس بزرگواروں سے بڑھ کر بڑا زاہد کون ہو سکتا ہے؟ حالانکہ ان کی شان میں رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ فرمایا۔

اس حدیث سے حسب ذیل باتیں ظاہر ہوئیں:۔

☆ حضرت امام کے نزدیک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان مومنین کاملین میں سے تھے جو کتاب اللہ کے سمجھنے کی اہلیت رکھتے تھے اور اپنے عمل سے کتاب اللہ کے احکام کی تصدیق کرتے تھے۔

☆ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضل و زہد میں دوسرا درجہ رکھتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زہد و فضل اس سے اوّل درجہ (فائق) تھا۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن برگزیدہ زاہدوں سے تھے جن کا ہم پلہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا۔

☆ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث بیان کی ہوئی تھیں۔

سوال شیعہ...... ممکن ہے کہ من ازھد من ھؤلاء کا اشارہ صرف سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ہو اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان میں شمار نہ ہوں۔

جواب...... اگر معترض عقل کا اندھا نہیں ہے تو ابتداء حدیث میں الفاظ **الکتاب یصدقہ اھلہ من المؤمنین** ط کے بعد پہلے ذکر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہونا اور پھر سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا ثم من علمتم بعدہ فی فضلہ وزھدہ جس کا مفہوم صاف یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضل و زہد کے دوسرے درجہ پر سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں پھر ھولاء کا مشار الیہ صرف دو کو سمجھنا حد درجہ کی حماقت ہے۔ ھولاء کے مشار الیہ بلاشبہ ہر سہ بزرگوار ہیں اور حدیث میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ زہد و فضل میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سے اوّل ہے۔

فائدہ...... شیعہ اپنی مستند کتابوں میں اصحاب ثلٰثہ کے زہد و تقویٰ کی نسبت ایسی شہادت ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہما پڑھ کر بھی اُن کی بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ **ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ** ط

دوم علامہ طبرسی کتاب مجمع البیان میں تحریر کرتا ہے کہ آیت **وسیجنبها الاتقی الذی الخ** ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ روایت یوں ہے: **عن بن زبیر قال ان الایة نزلت فی ابی بکر لانه اشتری الممالیك الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن فهیرة وغیرهما واعتقهم** ط ابن زبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت شانِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے غلاموں کو جو اسلام لائے اپنے مال سے خرید لیا۔ جیسا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کو آزاد کیا۔ اب جس کی خدمات اسلام میں یہ ہوں کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عاشق ذاتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کے ہاتھ سے اپنا مال خرچ کر کے نجات دلائے اور آزاد کر دے اور اللہ تعالیٰ اُس کے نہ صرف متقی بلکہ اتقی ہونے کی شہادت دے۔ اُس شخص کی شانِ والا میں گستاخی کرنا کتنی جسارت ہے۔ خدا رافضی کو ہدایت کرے۔

سوم...... کتاب احتجاج ص ۲۰۲ میں حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث درج ہے۔ آپ نے فرمایا: **لست بمنکر فضل ابی بکر ولست بمنکر فضل عمر ولا کن ابابکر افضل** ط میں ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل کا منکر نہیں ہوں البتہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضیلت میں برتر ہیں۔ پھر جس شخص کو حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل سمجھتے ہوں۔ اُن کی فضیلت سے انکار کرنا حد درجہ کی شقاوت ہے۔

چہارم...... کتاب مجالس المومنین، مجلس سوم ص ۸۹ میں ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں صحابہ کی مجلس میں بیٹھ کر ہمیشہ یوں فرمایا کرتے تھے: **ما سبقکم ابوبکر بصوم ولا صلوة ولکن لشئ وقرفی قلبه** ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم سے زیادہ نماز و روزہ ادا کرنے میں فوقیت حاصل نہیں کی بلکہ اس کے صدق صفا قلبی کی وجہ سے اس کی عزت و وقار بڑھا ہے۔

پنجم......شیعہ کی بڑی معتبر کتاب کشف الغمہ، مطبوعہ ایران ص ۲۲۰ میں یہ روایت درج ہے: (ترجمہ) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے تلوار کو چاندی سے مرصع کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا، جائز ہے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار کو مرصع کیا ہے۔ راوی کہنے لگا آپ اُس کو صدیق کہتے ہیں؟ امام غضبناک ہو کر اپنے مقام سے اُٹھے اور کہنے لگے: بہت اچھا صدیق، بہت اچھا صدیق، بہت اچھا صدیق۔ جو اُس کو صدیق نہ کہے، خدا اُس کو دنیا و آخرت میں جھوٹا کرے۔

ششم...... کتاب ناسخ التواریخ جو شیعہ کی مستند کتاب ہے۔ اس کی جلد۲ ص ۵۶۳ میں ہے:

(ترجمہ) اور زید بن حارثہ کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے۔ ان کا نام عبد اللہ اور لقب عتیق اور کنیت ابو بکر ہے اور بیٹے ابو قحافہ کے ہیں جن کا نام عثمان ہے، ان کا نسب یوں ہے، عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوئی۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم انساب خوب جانتے تھے اور ان کا نسب بھی محفوظ تھا اور بعض قریشیوں سے اُن کی نہایت محبت تھی۔ چند اشخاص کو اُنہوں نے خفیہ طور پر دعوتِ اسلام دی اور پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر اسلام پیش کیا۔ سب سے پہلے جو ترغیب ابو بکر سے مسلمان ہوئے۔ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن اُمیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی تھے۔ دوسرے شخص زبیر بن عوام بن خویلد بن عبد العزیٰ بن قصی تھے۔ یہ زبیر حضرت خدیجہ علیہم السلام کے بھتیجے تھے، تیسرے شخص عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عوف ابن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی تھے اور چوتھے سعد بن ابی وقاص کا نام مالک تھا۔ وہ بیٹے اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن مرہ بن کعب بن لوئی ہیں اور پانچویں طلحہ بن عبد اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب لوئی ہیں۔ یہ سب ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دوستوں میں سے تھے اور انہی کی راہ نمائی سے یہ سب اسلام لائے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد عبیدہ اسلام لائے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے پایہ کے شخص تھے اور برگزیدہ خاندان قریش سے تھے۔ پہلے ہی سے ان کا نام (عبد اللہ) میں توحید کی جھلک موجود تھی۔ علم انساب کی خاص مہارت رکھتے تھے اور محفوظ النسب تھے ان کا لقب بھی عتیق (نجیب) تھا۔ قریش میں بڑے ذی رسوخ تھے۔ آپ کے اسلام لانے سے اسلام کو خاص مدد حاصل ہوئی۔ چنانچہ ان کے طفیل بڑے بڑے اکابر قوم قریش اسلام میں داخل ہوئے۔ کیا ایسا شخص جو اسلام لاتے ہی اشاعتِ اسلام میں مصروف ہو گیا اور اپنے اثرِ خاص سے اکابر قوم کو حلقہ بگوش اسلام کیا اور اپنی زندگی خدمتِ اسلام میں بسر کی۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت کامل کے بعد پھر منافق ہو سکتا ہے! كبرت كلمة تخرج من افواههم

ہفتم...... تفسیر مجمع البیان طبرسی (شیعہ کی معتبر تفسیر ہے) تفسیر آیت الذی جاء با الصدق وصدق به فاولٰئك هم المتقون ؎ اور جو شخص آیا ساتھ صِدق کے اور جس نے تصدیق کی اس کی، وہی لوگ متقون ہیں' کی تفسیر میں لکھا ہے:

قيل الذی جآء بالصدق رسول الله و صدق به ابو بكر ؎ جو شخص آیا ساتھ صدق کے وہ رسولِ خدا ہیں اور جس نے تصدیق کی ان کی اس سے مراد ابو بکر ہیں۔

ہشتم...... کتاب معرفۃ اخبار الرجال مصنفہ شیخ جلیل ابو عمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز رجال کشی مطبوعہ بمبئی ص ۳۰ میں یہ حدیث بروایت بریدہ اسلمی درج ہے: (ترجمہ) ابوداؤد کہتے ہیں بریدہ اسلمی نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا فرمایا بہشت تین شخص کا مشتاق ہے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو صدیق ہے تو دوسرا دو کا ہے جو غار میں تھے۔ (کاش! میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ تین کون ہیں؟)

نہم......احتجاج طبرسی میں بروایت امیر المؤمنین یہ حدیث درج ہے: كنا مع النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم علي جبل حداء اذ تحرك الجبل فقال له قرفانه ليس عليك الانبي و صديق و شهيد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ہم پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے کہ پہاڑ نے جنبش کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی دوسرا صدیق تیسرا شہید بیٹھے ہیں۔

فائدہ......کیا ان روایات کو پڑھ کر بھی اگر شیعہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صدیقیت میں کچھ شک وشبہ باقی رہے گا لیکن ضد کا کیا علاج؟

دہم...... نہج البلاغت میں جو شیعوں کی مستند کتاب ہے جس میں جناب امیر علیہ السلام کے خطبات اور اقوال درج ہیں لکھا ہے: (ترجمہ) خدا فلاں (ابوبکر) پر رحمت کرے۔ کجی کو سیدھا کیا۔ ہماری (جہالت) کا علاج کیا۔ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قائم کیا بدعت کو پیچھے ڈالا۔ دنیا سے پاک دامن اور کم عیب ہو کر گزر گیا۔ خوبی کو پالیا اور شر وفساد سے پہلے چلا گیا۔ خدا کی بندگی کا حق ادا کیا اور تقویٰ جیسے کہ چاہئے اختیار کیا۔ فوت ہوگیا اور لوگوں کو پیچ در پیچ راستوں میں چھوڑ گیا کہ گمراہ کو راستہ نہیں ملتا اور راہ پانے والا یقین نہیں کرتا۔ شارحین نہج البلاغت نے لفظ فلاں سے ابوبکر یا عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مراد لیا ہے۔ (شارح البلاغت علامہ کمال الدین ابن میثم بحرانی نے لفظ فلاں سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجیح دی ہے چنانچہ لکھا ہے: واقول عادته ابي بكر اشبه من ارادو عمر)

دیکھو اس خطبہ میں علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیسی تعریف فرماتے ہیں اور اخیر میں کہتے ہیں کہ ہمارا عہد خلافت ایسا پر شور ہے کہ ہدایت یافتہ بھی گمراہ ہو جاتے ہیں۔

یازدہم......تزویج فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تحریک ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی۔ جلاء العیون اُردو، ج ا ص ۱۱۸ میں ہے:

روایت کی ہے کہ ایک دن ابوبکر و عمر و سعد بن معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مسجد حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آ بیٹھے۔ آپس میں مزاوجت جناب فاطمہ کا ذکر کر رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اشرف قریش نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواستگاری حضرت سے کی اور حضرت نے ان کو جواب دیا کہ ان کا اختیار پروردگار کو ہے اور حضرت علی بن ابی طالب نے اس بارے میں حضرت سے کچھ نہیں کہا اور نہ کسی نے ان کی طرف سے کہا اور ہمیں گمان یہی ہے کہ سوائے تنگدستی کے اور انہیں کچھ مانع نہیں اور جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیشک علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے رکھا ہے پس ابوبکر، عمر اور سعد بن معاذ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے کہا۔ اُٹھو! علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس چلیں اور اُن سے کہیں کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خواستگاری کریں۔ اگر تنگدستی اُنہیں مانع ہے تو ہم اس بات میں اُن کی مدد کریں گے۔ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بہت درست ہے۔ یہ کہہ کر اُٹھے اور جناب امیر کے گھر گئے۔ جب جناب امیر کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابوالحسن! کوئی فضیلت فضیلت ہائے نیک سے نہیں ہے مگر یہ کہ تم اور لوگوں پر اس فضیلت میں سابق ہو۔ تمہارے اور حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان جو روابطہ بہ سبب یگانگت و مصاحبت دائمی و نصرت و یاری اور جو روابط معنوی ہیں، وہ معلوم ہیں۔ جمیع قریش نے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خواستگاری کی مگر حضرت نے قبول نہ کی اور جواب دیا کہ اس کا اختیار پروردگار کو ہے۔ پس تم کو کیا چیز فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خواستگاری سے مانع ہے؟ ہم کو گمان یہ ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ کو تمہارے واسطے رکھا ہے۔ باقی اور لوگوں سے منع کیا ہے۔ امیر علیہ السلام نے ابوبکر سے جب سنا۔ آنسو چشم ہائے مبارک سے جاری ہوئے اور فرمایا، میرا غم اور اندوہ تم نے تازہ کیا اور جو آرزو میرے دل میں پنہاں تھی اُس کو تم نے تیز کر دیا۔ کون ایسا ہوگا جو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خواستگاری نہ چاہتا ہو لیکن بہ سبب تنگدستی اس امر کے اظہار سے شرم آتی ہے۔ پس اُن لوگوں نے جس طرح ہوا حضرت کو راضی کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جا کر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خواستگاری کریں۔ جناب امیر علیہ السلام نے اپنا اونٹ کھولا اور لا کر باندھا۔ الخ

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر خیر خواہی امیر علیہ السلام کی مطلوب تھی کہ اس مبارک رشتہ (تزویج فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی تحریک کی اور ہر طرح سے اس معاملہ میں جناب امیر علیہ السلام کی امداد پر آمادگی ظاہر کی۔ پہلے جناب امیر علیہ السلام نے اپنی مفلسی کا عذر کیا مگر ان مردانِ خدا نے اُن کو ڈھارس بندھوائی اور معاملہ انجام بخیر ہوا۔ کیا دشمن بھی کسی کی ایسی خیر خواہی کیا کرتے ہیں؟ اگر شیعہ غور کریں تو اس مبارک رشتہ (تزویج فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا سہرا بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر بندھتا ہے جنہوں نے اس سلسلہ کی تحریک کی۔

دوازدہم...... جہیز فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ابتدائی تحریک ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں کی بلکہ آخری رسوم خرید جہیز وغیرہ بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوئیں۔ چنانچہ جلاء العیون اُردو ص ۱۴۳ پر مذکور ہے:

جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا، یا علی (رضی اللہ عنہ)! اُٹھو اور اپنی زرہ بیچ ڈالو پس میں گیا اور زرہ فروخت کر کے اُسکی قیمت حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور درہم حضرت کے دامن میں رکھ دیے حضرت نے مجھ سے پوچھا کتنے درہم ہیں اور میں نے کچھ نہ کہا۔ پس ان میں سے ایک مٹھی درہم لیا اور بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بلا کر دیا اور فرمایا، فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیلئے عطر و خوشبو لے آ۔ پس ان درہم میں دو مٹھیاں لیکر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیں اور فرمایا، بازار میں جاکر کپڑا وغیرہ جو کچھ اثاث البیت درکار ہے لے آ۔ پس عمار بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک جماعت صحابہ کو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے بھیجا اور سب بازار میں پہنچے۔ پس ان میں سے ہر ایک شخص جو چیز لیتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے خریدتا اور دِکھا لیتا تھا۔ بس ایک پیراہن سات دِرہم کو اور ایک مقنعہ چار دِرہم کو اور ایک چادر سیاہ خیبری و کرسی کہ دونوں پاٹ اُسکے لیف خرما سے بُجوے تھے اور دو توشک جامہ ہائے مصری، کہ ایک لیف خرما سے اور دوسری کو پشم گوسپند سے بھرا تھا اور چادر تکیے پوست طائف کے ان کو گیاہِ اذخر سے بھرا تھا اور ایک پردہ پشم اور بوریا اور چکّی اور بادیہ مسّی اور ایک ظرف پوست پانی پینے کا اور کاسۂ چوبیں دودھ کیلئے اور ایک مشک پانی کیلئے اور ایک آفتابہ قیر اندود اور ایک سبوئی سبز اور کوزہ ہائے سفالین خرید کئے جب سب اسباب خرید چکے۔ بعض اشیاء ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور سب اصحاب نے بھی اسباب مذکورہ اُٹھایا اور حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ حضرت ہر ایک چیز کو دست مبارک میں اُٹھا کر ملاحظہ فرماتے اور کہتے تھے، خداوند میرے اہل بیت پر مبارک کر۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوستی کے علاوہ حضرت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر بھروسہ و اعتماد تھا کہ جہیز فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خرید پر بھی وہی مامور ہوئے اور سب اسباب ان کے مشورہ سے خریدا گیا۔ کیا دشمنوں کو بھی ایسے مبارک اہم کام کیلئے منتخب کیا جاتا ہے؟

سیزدہم......صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آخری باتیں۔

جلاء العیون اُردو ص ۷۷ میں لکھا ہے۔ ثعلبی نے روایت کی ہے کہ جس وقت مرض حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سنگین ہوا اُس وقت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کہا، یا حضرت! آپ کس وقت انتقال کریں گے؟ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری اجل حاضر ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، آپ کا بازگشت کہاں ہے؟ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جانب سدرۃ المنتہیٰ و جنت الماویٰ، و رفیق اعلیٰ و عیش گزار اور جرعہائے شراب قُرب حق تعالیٰ میری بازگشت ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، آپ کو غسل کون دے گا؟ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو میرے اہل بیت سے ہے، مجھ سے بہت قریب ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، کس چیز میں آپ کو کفن کریں گے؟ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انہیں کپڑوں میں جو پہنے ہوں یا جامہ ہائے یمنی و مصری میں۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، کس طرح آپ پر نماز پڑھیں؟ اس وقت جوش وخروش اور غلغلۂ آواز مردم بلند ہوا اور در و دیوار کانپنے لگے۔ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صبر کرو، خدا تم لوگوں سے عفو کرے۔ (انتہیٰ)

اب شیعہ سے پوچھا جاتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاذ اللہ عجیب منافق تھے کہ آخر وقت میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راز کی باتیں اور وصیتیں اسی کو سناتے رہے۔ آخری وقت تو انسان تمام دنیوی علائق سے آزاد ہو کر صرف متوجہ اللہ ہو جاتا ہے اور اس وقت وہی بھلا معلوم ہوتا ہے جو مقرب الی اللہ ہو۔ پاک لوگ آخری دم میں کبھی بھی ناپاک لوگوں کو پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ غرض حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے محبّ صادق ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس درجہ محبت و پیار تھا کہ بوقتِ نزع بھی اسی کو شرفِ ہم کلامی بخشا۔ (خوشا حال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

چہار دہم......شیعہ کی متعدد کتب میں شیخین رضی اللہ عنہم کی نسبت حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث موجود ہے۔

هما اما مان عاد لان قاسلطان كانا على الحق وما تا عليه فعليهما رحمة الله يوم القيامة ط

نہج البلاغۃ کی شرح کبیر از کمال الدین ابن میثم بحرانی جو ۷۷۹ھ میں تصنیف ہوئی میں ہے کہ

كان افضلهم فى الاسلام كما زعمت وانصحهم لله ورسوله

الصديق والخليفة الصديق والخليفة الفاروق

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تاثرات

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

☆ میں نے حضرت علی ﷛ سے سنا وہ قسم کھا کر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کا نام صدیق آسمان سے اُتارا ہے۔ (دار قطنی)

☆ منزال بن سیرہ نے کہا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا ان کا نام تو اللہ تعالیٰ نے نبی کی زبان سے صدیق رکھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔

صدیق و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں شیر و شکر

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کی طرف آئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابو بکر آپ آگے بڑھ کر حجرہ کا دروازہ کھٹکائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ آگے بڑھیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایسے شخص کے آگے ہو جاؤں جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے شخص پر سورج نہیں چمکا جو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر میں ایسے مرد سے آگے بڑھ جاؤں، آپ کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میں نے عورتوں سے بہتر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مردوں میں سے بہتر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو میں ایسے شخص کے آگے بڑھ جاؤں، جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا سینہ دیکھنا ہو تو ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا سینہ دیکھ لو۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں جس کی نسبت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا کہ جو چاہے آدم علیہ السلام کی زیارت کرے، حسن یوسف علیہ السلام دیکھے، نماز موسیٰ علیہ السلام معلوم کرے، تقویٰ عیسیٰ علیہ السلام جانے، خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے' وہ علی کو دیکھ لے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ قیامت کے دن منادی ہوگی، اے ابو بکر تو اور تیرے دوست رکھنے والے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت صدیق اکبر بولے میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں، جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، خیبر کے دن کھجور اور دودھ کا ہدیہ دے کر آپ کی طرف بھیجا اور فرمایا یہ تحفہ طالب کا مطلوب کی طرف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں ایسے شخص کے آگے بڑھوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو بکر تو میری آنکھ ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس کی نسبت فرمایا، قیامت کو منادی ہوگی یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! دنیا میں تیرا باپ بھی بہتر تھا یعنی ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور تیرا بھائی بھی بہتر یعنی علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے کہا، میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں، جس کی بابت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا، قیامت کے دن رضوانِ جنت یعنی مالکِ جنت اور خازنِ دوزخ' جنت ودوزخ کی کنجیاں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھ دیں گے کہ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جسے چاہے جنت بھیج دیں، جس کو چاہے دوزخ میں۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں، جس کی نسبت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں تجھے اور علی، فاطمہ، حسن وحسین (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو محبوب رکھتا ہوں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں جس کی نسبت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا ابوبکر کا ایمان وزن کیا جائے تو سب اہل زمین کے ایمان سے بڑھ جائے۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں، جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا کہ علی کی سواری قیامت کو آئے گی، لوگ پوچھیں گے یہ کس کی سواری ہے، ندا ہوگی یہ اللہ کا حبیب علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں ایسے مرد کے آگے کیسے بڑھوں جس کی نسبت میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے، فرمایا کہ قیامت کو آٹھوں دروازے جنت کے پکاریں گے کہ آ اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میری راہ سے جنت میں داخل ہو۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا کہ قیامت میں میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے محل کے درمیان علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا محل ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں ایسے مرد کے آگے کیوں بڑھوں جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا عرش وکرسی ملاء اعلیٰ کے فرشتے ہر روز ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو ایک نظر دیکھتے ہیں۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: ویطعمون الطعام علیٰ حبه (اُس کی محبت میں فقیروں کو طعام دیتے ہیں)۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ایسے مرد کے آگے بڑھوں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: والذی جآء بالصدق وصدق به (وہ جو صدق سے آیا اور دوسرے نے اس کی تصدیق کی)۔

پس حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور کہا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ پر اللہ تعالیٰ سلام کہتا ہے اور یہ کہا کہ اس وقت ساتوں آسمانوں کے فرشتے دو پیاروں کو دیکھ رہے ہیں، ان کی پیاری باتیں سن کر باہمی پیار وادب پر قربان ہو رہے ہیں، اُن کی طرف تشریف لے جاؤ اور اُن کے ثالث (منصف) بنو، ان پر اللہ کی رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ اُن کے حُسنِ ادب اور حسن جواب پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے پھول برس رہے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، دونوں کو کھڑے پایا، جبرائیل علیہ السلام سے سن ہی لیا تھا، دونوں کی پیشانی کو چوم لیا، فرمایا اُس ذات کی قسم

جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر سمندر سیاہی ہو جائیں، درخت قلمیں ہو جائیں، زمین و آسمان والے لکھنے بیٹھیں تو تم دونوں کے اوصاف نہ لکھ سکیں گے۔ (نورالابصار، ص ۵)

☆ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وجہ پوچھی تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے علی! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ پل صراط سے کوئی نہ گزر سکے گا جب تک علی پروانہ نہ دیں گے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابوبکر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ پروانہ اسی شخص کیلئے لکھا جائے گا جو ابوبکر سے محبت کرے گا۔ (ریاض النضرہ)

حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ساقیٔ کوثر ہوں جس کے دل میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نہیں ہوگی ایک قطرہ پانی حوضِ کوثر کا اُسے ہرگز نہ دوں گا۔ (ناصرالابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار)

وصالِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خطبۂ مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کو تلقینِ صبر کے سلسلے میں ایک طویل و بلیغ خطبہ آپ کے اوصافِ حمیدہ کے متعلق ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

آپ کا ایمان خالص اور یقین سب سے زیادہ مضبوط اور مستحکم تھا، اللہ تعالیٰ سے آپ سب سے زیادہ ڈرا کرتے تھے اور آپ نے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے دین کو نفع پہنچایا، خدمتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سب سے حاضر رہنے والے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کیلئے شفیق اور بابرکت، رفاقت میں سب سے زیادہ بہتر، فضائل میں سب سے آگے، درجہ میں بلند، سیرت، ہیبت، مہربانی اور فضل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہ، قدر و منزلت میں سب سے بلند، اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی جانب سے جزائے خیر دے، آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک منزلہ ان کی سمع و بصر تھے، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت سچا جانا جب سب انہیں جھوٹا کہتے تھے، اسی لئے آپ کا نام صدیق ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا: والذین جاء بالصدق وصدقه به یعنی وہ جو سچ لایا اور جس نے اُس کی تصدیق کی، سچ لانے والے جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اور اس کی تصدیق کرنے والے جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جس وقت کہ دوسرے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ تنگ دلی کا برتاؤ کیا اسوقت آپ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غم خواری کی، آپ دو میں سے ایک تھے اور غار میں رفیق، اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی سکینت نازل فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب لوگ مرتد ہو گئے اور آپ کے ساتھی سستی کرنے لگے اور آپ کو کہنے لگے کہ مرتدین کی تالیفِ قلوب کرنی چاہئے اور ان سے نرمی کا برتاؤ مناسب ہے تو اس وقت آپ نے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی حفاظت اور نگہبانی کی' جو کسی نبی کے خلیفہ نے پیشتر ازیں نہیں کی تھی، اس وقت آپ نے دشمنوں کی کثرت اور اپنی کمزوری کا خیال نہیں کیا، بلکہ احیائے دین کیلئے دلیرانہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اگرچہ آپکے خلیفہ ہونے کے وقت باغی لوگ غیظ وغضب میں تھے، کفار کو رنج تھا اور حاسدوں کو آپ کے خلیفہ ہو جانے کے باعث کراہت ہو رہی تھی تب بھی آپ بلانزاع و تفرقہ خلیفہ برحق تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں کی بزدلی اور گھبراہٹ کے وقت آپ ثابت قدم رہے اور لوگوں کو بھی اپنا پیرو بنا کر انکو منزل مقصود تک پہنچا دیا، اگرچہ آپ کی آواز پست تھی لیکن آپ کا تفوق سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ کا کلام باوقار تھا اور گفتگو باصواب۔ آپ کی خاموشی طویل اور قول بلیغ تھا۔ آپ عمل میں سب سے بزرگ، معاملات میں واقف کار اور شجاع ترین انسان تھے، خدا کی قسم آپ مومنین کے سردار تھے لوگوں کے ارتداد کے وقت آپ آگے بڑھے اور ان کو ارتداد سے بچا لیا اور انکی پشت و پناہ بن گئے۔ اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آپ بمنزلہ باپ کے تھے، شفیق و مہربان اور اہلِ دین بمنزلہ اولاد کے ہوئے

جن کی فروگذاشتوں کی آپ نے نگہداشت کی اور جو کچھ وہ نہ جانتے تھے، ان کو سکھایا ان کی عاجزی کے وقت آپ نے جانبازی اور ثابت قدمی دکھائی، فریادیوں کی فریاد کو پہنچے۔ وہ اپنی رہنمائی کیلئے آپ کے پاس آئے اور آپ نے خدا کی مہربانی سے ان کو کامیاب بنایا، آپ کی شجاعت، تہوار اور اولوالعزمی کا صدقہ انکو وہ کچھ ملا جس کا ان کو وہم وگمان تک بھی نہ تھا (یعنی سلطنت روم و ایران کا قبضہ) کافروں کے حق میں آپ برقِ سوزاں سے کم نہ تھے اور مومنین کیلئے بارانِ رحمت سے زیادہ تھے، آپ اس پہاڑ کی مانند تھے، جس کو نہ تو زمانے کے شدائد ہلا سکتے تھے اور نہ تیز وتند ہوا کے طوفان جنبش دے سکتے تھے اگرچہ آپ بدن کے ناتواں تھے مگر آپ کا دل سب سے زیادہ قوی اور دلیر تھا۔ نہ تو آپ کی دلیل کو شکست ہوئی، نہ آپ نے بزدلی دکھائی اور نہ آپ کا دل راہِ راست سے بھٹکا، آپ کے مال نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ نفع پہنچایا جس کیلئے وہ ہمیشہ آپ کے احسان کا تذکرہ کرتے رہتے تھے اور جس کا اجرِ عظیم خدا تعالیٰ آپ کو مرحمت فرمائیگا، اگرچہ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ ناچیز تصور کرتے رہے، لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظروں میں نیز تمام لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ گرامی قدر رہے اور ہم سب سے فضائل میں بازی جیت لی، آپ کی نسبت کسی کو طعن کا موقع نہ ملا، کیونکہ آپ نے کبھی کسی کی بے جا رعایت نہیں کی، اس لئے لوگوں کے دلوں میں آپ کا جلال اور رعب و وقار قائم تھا، کمزور آپ کے نزدیک قوی تھا، جب تک کہ اس کا حق نہ لے لیتے تھے آپ کا سب سے زیادہ مقرب وہی تھا جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار تھا آپ کی رائے میں دانائی اور اولوالعزمی پائی جاتی تھی اور اسکے طفیل آپ نے باطل کو شکست دیکر فتنا اور مشکلات کا راستہ صاف کردیا اور آپ کی وجہ سے اسلام قوی بن گیا اور مسلمان مضبوط ہوگئے اگرچہ آپ کی وفات نے ہماری کمر توڑ دی لیکن آپ کی شان ہماری آہ وبکاء سے ارفع ہے لیکن سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے اور کیا کہہ سکتے ہیں اور بجز اس کے کہ رضائے الٰہی پر رضامند رہیں اور کچھ نہیں کرسکتے، خدا تعالیٰ کے حکم کو مان کر صبر کرتے ہیں۔ بخدا حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی وفات سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہ آئے گی۔ آپ اسلام کی عزت اور مسلمانوں کیلئے ملجا وماویٰ تھے اس کی جزاء میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملائے اور ہمیں آپ کے بعد گمراہ نہ کرے۔ اخیر میں ہم پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔

حاضرین نے نہایت سکون اور خاموشی سے اس خطبہ کو سنا اور اس قدر روئے کہ اس کا بیان نہیں ہوسکتا۔

مختلف فضائل

مرید نبی......جو سب سے پہلے دین اسلام میں داخل ہوئے اور نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ شفقت پر بیعت کی۔ (ناسخ التواریخ، ج ۲ ص ۵۶۳)

مقتدائے علی......جن کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازیں پڑھیں۔ (احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف ص ۶۰، حق الیقین مطبوعہ تہران ص ۲۲۱ ضمیمہ ترجمہ مقبول مطبوعہ لاہور ص ۳۱۵، جلاء العیون مطبوعہ تہران ص ۱۵۰)

بیعت علی......جن کے مبارک ہاتھوں پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی۔ (احتجاج طبرسی ص ۵۴۔ حق الیقین ص ۱۹۱۔ نہج البلاغۃ، حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۲۸۶۔ کتاب الروضہ فروع کافی، ج ۳ ص ۲۳۹ ایضاً ص ۲۲۱۔ جلاء العیون اردو ص ۱۵۴۔ تاریخ روضۃ الصفا، ج ۲ مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۲)

افضلِ اُمت......جن کے متعلق حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا منکر نہیں ہوں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ۲۲۷ ایضاً ص ۲۲۸)

صدق و صفا......جن کا ذکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر صحابہ کی مجلس میں فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تم سے نماز اور روزہ زیادہ ادا کرنے میں فوقیت حاصل نہیں کی بلکہ ان کے صدق و صفا قلبی کی وجہ سے اُن کی عزت اور وقار بڑھ گیا۔ (مجالس المؤمنین، مطبوعہ تہران ص ۹۰)

لقب......جن کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے تو پہاڑ نے جنبش کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی (یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دوسرا صدیق (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیسرا شہید (یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیٹھے ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۱۶)

فرمانِ امام جعفر......جن کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غار میں تھے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اُس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اُن کو دیکھ رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! مجھے بھی دکھا دیجئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں کو اپنے دستِ مبارک سے مَس فرمایا تو اُن (یعنی ابوبکر صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، انت الصدیق تو صدیق ہے۔ (تفسیر قمی، ص ۲۶۶)

فرمانِ امام محمد باقر......کسی شخص نے امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تلوار کو چاندی سے مرصع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو امام نے فرمایا بہتر ہے کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار کو مرصّع کیا تھا۔ راوی کہنے لگا آپ اُن کو صدیق کہتے ہیں؟ امام غضبناک ہوکر اپنے مقام سے اُٹھے اور کہنے لگے نعم الصدیق، نعم الصدیق، نعم الصدیق، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں۔ جو اُن کو صدیق نہ کہے خدا اس کو دنیا اور آخرت میں جھوٹا کرے۔

(کشف الغمہ فی معرفت الائمہ، مطبوعہ تہران، ص ۲۲۰)

خلیفۂ اوّل...... جن کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی اپنی ازواجِ مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ صدیق اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ فاروق کو فرمادیا تھا کہ میرے بعد عائشہ کا باپ (یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہوگا اور اُن کے بعد حفصہ کا باپ (یعنی فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ (ترجمہ مقبول، ص ۱۱۷۔ تفسیر قمی، ص ۶۷۸)

رفیقِ ہجرت......جن کے متعلق مولا کریم عزّ وجل نے شبِ ہجرت پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت علی کو بستر پر لٹادو اور ابوبکر صدیق کو ساتھ لے جاؤ۔ (آثار حیدری مطبوعہ لاہور، ص ۴۰۱)

قربِ خاص......جن کے متعلق شبِ ہجرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر! بیشک اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مطلع ہوا اور خدا نے تیرے ظاہری جواب کو باطن کے مطابق پایا۔ خدا تعالیٰ نے تجھے مجھ سے بمنزلہ کان، آنکھ اور سر کے بنایا ہے جس طرح روح بدن کیلئے ہوتی ہے۔ علی کی طرح کیونکہ وہ بھی مجھ سے اسی طرح قریب ہے۔ (تفسیر حسن عسکری مطبوعہ تہران ص ۱۹۰)

یارِ غار......جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شبِ ہجرت سواری کے علاوہ اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر غارِ ثور تک پہنچایا۔ جن کا فرزندِ ارجمند تین دن تک غارِ ثور میں اپنے گھر سے کھانا پہنچاتا رہا۔ (حملہ حیدری، مطبوعہ تہران، ص ۴۱)

اوّلیت معیارِ خلافت......جن کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھنے کیلئے صحابہ نے منتخب فرمایا لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ صدیقِ اکبر! زندگی میں اور بعد از وصال حضور ہی ہمارے امام ہیں۔ لہٰذا دس دس حضرات نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جنازہ پڑھا۔ حتیٰ کہ تمام فرشتوں اور تمام مہاجرین وانصار خورد و بزرگ مرد و زن اہل مدینہ و اہل اطراف مدینہ تمام نے نمازِ جنازہ پڑھی۔ (حیات القلوب، مطبوعہ لکھنؤ، ج ۲ ص ۸۶۶۔ جلاء العیون ص ۷۸۔ اصول کافی مطبوعہ تہران ص ۴۴۵)

نکاحِ فاطمہ......جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کیلئے جہیز خریدنے پر مقرر فرمایا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں چند صحابہ کو بازار میں بھیجا جن میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوشبو خریدنے کیلئے مقرر فرمایا۔ عمار بن یاسر اور دیگر صحابہ دوسرا سامان خریدتے تھے۔ جب سامان خرید چکے تو کچھ اسباب ابوبکر نے اُٹھایا اور باقی سامان دیگر صحابہ نے اُٹھایا۔ جب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک چیز کو اپنے ہاتھ میں لیتے اور ملاحظہ فرماتے اور دعا کرتے کہ خداوند یہ چیزیں میری بیٹی فاطمہ کیلئے قبول فرما۔

آخری گزارش

چند فضائل سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کئے گے ہیں

بالاستیعاب ذکر کئے جائیں تو دفاتر ہو جائیں۔ اہل فہم کیلئے اتنا ہی کافی ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۷ ربیع الآخر ۱۴۲۵ھ

بہاول پور۔ پاکستان